بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ     نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ     وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان143516ضلع گورداسپور(پنجاب)انڈیا     Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

# حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں

# فتنۂ ارتداد اور بغاوت کے دوران بھجوائی جانے والی مہمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13ء مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَور میں جو فتنے تھے، اُن کے خلاف ہونے والی مہمات کے، تذکرہ کے تسلسل میں حضرت خالدؓ بن ولید کی بُطاح کی جانب مالک بن نویرہ کی طرف پیش قدمی کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

مالک بن نُویرہ کا تعلق بنو تمیم کی ایک شاخ بنو یَرْبُوع سے تھا۔اُس نے 9 ہجری میں مدینہ آکر اسلام قبول کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنے قبیلہ کے عامل زکوۃ کے عہدہ پر مقرر کیا تھا لیکن جب آپؐ کی وفات ہوئی اور عرب میں ارتداد و بغاوت کی لہر اُٹھی تو وہ بھی مرتد ہونے والوں میں سے ہوگیا۔جب آپؐ کی وفات کی خبر اُسے پہنچی تو اُس نے خوشی اور مسرت کا جشن منایا اور جہاں اپنے قبیلہ کے اُن مسلمانوں کو قتل کیا جو فرضیتِ زکوۃ کے قائل ہونے کے ساتھ ساتھ اُسے مسلمانوں کے مرکز یعنی مدینہ میں بھجوانے کے بھی قائل تھے وہیں جھوٹی مدعی نبوت باغیہ سجاح کے ساتھ شامل ہو گیا جو کہ ایک بہت بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ آور ہونے کی خواہاں تھی۔

عرب کی عالم عیسائی کاہنہ اُمّ صادر سجاح بنت حارث قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتی تھی اور اِن چند مدعیانِ نبوت باغی قبائلی سرداروں میں سے تھی جو عرب میں ارتداد سے تھوڑی مدت پہلے یا اُس کے دوران نمودار ہوئے تھے۔ وہ اِس ارادہ سے بڑھی چلی آرہی تھی کہ اپنے ہمراہ عظیم الشان لشکر لے کر اچانک بنو تمیم پہنچ جائے گی اور اعلانِ نبوت کر کے اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دے گی ۔اس طرح سارا قبیلہ بالاتفاق اُس کے ساتھ ہو جائے گا اور عُیَیْنَہ کی طرح بنو تمیم بھی اُس کے متعلق یہ کہنا شروع کر دیں گے کہ بنو یَرْبُوع کی نبیّہ قریش کے نبی سے بہتر ہے کیونکہ محمدؐ وفات پا گئے ہیں اور سجاح زندہ ہے۔

سجاح اپنے لشکر کے ہمراہ بنو یَربُوع کی حدود پر پہنچ کر ٹھہر گئی اور سردارِ قبیلہ مالک بن نُویرہ کو بلا کر مصالحت اور مدینہ پر حملہ آور ہونے کی غرض سے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ مالک نے دعوتِ صلح تو قبول کر لی لیکن اُس نے مدینہ کی چڑھائی کے ارداہ سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ مدینہ پہنچ کر ابو بکر کی فوجوں سے مقابلہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنے قبیلہ کے مخالف عنصر کا صفایا کر دیا جائے۔

مالک کے اس مشورہ کو پسند کرتے ہوئے سجاح نے بنو یَربُوع کے دیگر سرداروں کو بھی مصالحتی دعوت دی لیکن وکیع کے سوا کسی نے بھی یہ دعوت قبول نہ کی، اِس پر اُس نے مالک، وکیع اور اپنے لشکر کے ہمراہ دوسرے سرداروں پر دھاوا بول دیا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں جانبین کے کثیر تعداد آدمی قتل ہوئے اور ہم قبیلہ لوگوں نے ایک دوسرے کو گرفتار کر لیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد مالک اور وکیع کو اِس عورت کی اتباع کرنے کی اپنی سخت غلطی کا احساس ہوا تو اُنہوں نے دوسرے سرداروں سے مصالحت کر لی اور ایک دوسرے کے قیدی واپس کر دیئے۔

اپنے مذمومہ مقاصد میں ناکامی پر سجاح نے بنو تمیم سے مدینہ کی جانب کُوچ کیا، وہاں پہنچ کر اَوس بن خُزیمہ سے اُس کی مڈ بھیڑ ہوئی اور جس میں اُسے شکست ہوئی۔ اَوس نے اِس شرط پر سجاح کو واپس جانے دیا کہ وہ اِس امر کا پختہ ارادہ کرے کہ وہ مدینہ کی جانب پیش قدمی نہیں کرے گی۔

سجاح کے سردارانِ لشکر مدینہ جانے کی راہ مسدود دیکھ کر پریشان ہو گئے اور سجاح سے آئندہ اقدام کے بارہ استفسار کیا۔ اس کے جواب میں اُس نے وحی کے رنگ میں ایک مقفّٰی، مسجع عبارت وضع کر کے ان کو یقین دہانی کروائی کہ اگر مدینہ جانے کی راہ مسدود ہو گئی ہے تو بھی فکر کی کوئی بات نہیں، اور یمامہ کی جانب کوچ کا حکم دیا۔

سجاح جب اپنے لشکر کے ہمراہ یمامہ پہنچی تو مُسَیْلِمہ کو بڑا فکر پیدا ہوا۔ اُس نے سوچا اگر وہ سجاح کی افواج سے جنگ میں مشغول ہو گیا تو اُس کی طاقت کمزور ہو جائے گی، اسلامی لشکر اُس پر دھاوا بول دے گا اور ارد گرد کے قبائل بھی اُس کی اطاعت کا دَم بھرنے سے انکار کر دیں گے یہ سوچ کر اُس نے سجاح سے مصالحت کرنے کی ٹھانی۔ پہلے اسے تحفہ تحائف بھیجے پھر کہلا بھیجا کہ وہ خود اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اس نے مسیلمہ کو باریابی کی اجازت دے دی۔

مُسَیْلِمہ بنو حنیفہ کے چالیس آدمیوں کے ہمراہ سجاح کے پاس آیا۔ خلوت میں اِس سے گفتگو کی۔ سجاح کو پوری طرح اپنے قبضہ میں لینے اور ہمنوا بنانے کے لئے اُس نے یہ تجویز پیش کی کہ ہم دونوں اپنی نبوتوں کو یکجا کر لیں اور باہم رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو جائیں، سجاح نے یہ مشورہ قبول کر لیا، تین روز اُس کے کیمپ میں رہنے کے بعد یہ اپنے لشکر میں واپس آئی اور ساتھیوں سے ذکر کیا کہ اِس نے مُسَیْلِمہ کو حق پر پایا ہے اِس لئے اُس سے شادی کر لی ہے۔

لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کچھ مہر بھی مقرر کیا۔ اس نے کہا مہر تو مقرر نہیں کیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ واپس جائیں اور مہر مقرر کر کے آئیں کیونکہ آپ جیسی شخصیت کے لئے بغیر مہر کے شادی کرنا زیبا نہیں چنانچہ وہ

اُس کے پاس واپس گئی اور مُسَیْلمہ کو اپنی آمد کے مقصد سے آگاہ کیا۔ اس پر مسیلمہ نے اُس کی خاطر عشاء اور فجر کی نمازوں میں تخفیف کر دی اور وہ بند کر دی۔ اِسی طرح یہ تصفیہ ہوا کہ وہ یمامہ کی زمینوں کے لگان کی نصف آمد سجاح کو بھیجے گا۔ بعد ازاں وہ بدستور بنو تغلب میں مقیم رہی، توبہ کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔ یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ نے قحط والے سال اسے اس کی قوم کے ساتھ بنو تمیم میں بھیج دیا جہاں وہ وفات تک مسلمان ہونے کی حالت میں مقیم رہی۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم دیا تھا کہ طُلَیحہ الاسدی کے معاملہ سے فارغ ہو کر آپؓ مالک بن نُویرہ کے مقابلہ کے لئے جائیں جو بُطاح میں ٹھہرا ہوا تھا، جب بُطاح آئے تو وہاں کسی کو بھی نہیں پایا تو آپؓ نے مختلف فوجی دستے اِدھر اُدھر روانہ کئے اور اُن کو ہدایت کی کہ جہاں پہنچیں وہاں پہلے اسلام کی دعوت دیں جو اِس کا جواب نہ دے اُسے گرفتار کر لائیں اور جو مقابلہ کرے اُسے قتل کر دیں۔ اُنہی دستوں میں سے ایک دستہ مالک بن نُویرہ کو جس کے ساتھ بنو ثعلبہ بن یَرْبُوع کے چند آدمی بھی تھے گرفتار کر کے لایا۔

## قتل مالک بن نُویرہ کے متعلق دو طرح کی روایتیں ملنے کا تذکرہ

بمطابق ایک روایت اُس رات شدید سردی تھی، جب سردی مزید بڑھنے لگی تو حضرت خالدؓ نے منادی کا حکم دیا ! اَدْفِئُوْا اَسْرٰ ىکُمْ؛ اپنے قیدیوں کو گرم کرو لیکن بنو کنانہ کے محاورہ میں اِس لفظ کے معنی یہ تھے کہ قتل کرو، سپاہیوں نے اِس لفظ کا مفہوم باعتبار مقامی محاورہ سمجھتے ہوئے اِن سب کو قتل کر ڈالا۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو جب شور و غل سنائی دیا تو وہ اپنے خیمہ سے باہر آئے مگر اس وقت تک سپاہی ان سب قیدیوں کا کام تمام کر چکے تھے اب کیا ہو سکتا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ جس کام کو کرنا چاہتا ہے وہ تو بہر حال ہو کر رہتا ہے۔

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت خالدؓ نے مالک بن نُویرہ کو اپنے پاس بُلوایا، سجاح کا ساتھ دینے اور زکوٰۃ روکنے کے بارہ میں اُس کو تنبیہ فرمائی اور اُسے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے، زکوٰۃ نماز کی ساتھی ہے؟ اُس نے کہا کہ تمہارے صاحب کا یہی خیال تھا یعنی رسول اللہ کی بجائے صاحب یا ساتھی کہہ کر پکارا۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا: کیا وہ ہمارے صاحب ہیں، تمہارے صاحب نہیں؟ پھر آپؓ نے حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس کی گردن اُڑانے کا حکم دیا۔

تواریخ کی روایت کے مطابق اس سلسلہ میں ابو قتادہؓ نے خالدؓ سے گفتگو کی اور دونوں کے درمیان بحث ہوئی اور ابو قتادہؓ، حضرت خالدؓ سے اختلاف کرتے ہوئے لشکر کو چھوڑ کر حضرت ابو بکرؓ کے پاس چلے آئے اور شکایت کی کہ خالدؓ نے مالک بن نویرہ کو قتل کروایا ہے جبکہ وہ مسلمان تھا۔ حضرت ابو بکرؓ ابو قتادہؓ سے اس بات پر سخت برہم ہوئے کہ وہ امیر لشکر حضرت خالدؓ کی اجازت کے بغیر لشکر کو چھوڑ کر مدینہ آئے ہیں اور ان کو واپس جانے حکم دیا۔

تاریخ طبری میں اس کی مزید تفصیل یوں مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر کی خدمت میں عرض کیا کہ

خالدؓ ایک مسلمان کے خون کا ذمہ دار ہے اور اگر یہ بات ثابت نہ ہو سکے تو اس قدر تو ثابت ہے جس سے کہ ان کو قید کر دیا جائے۔ اس معاملے میں کہ قتل تو بہر حال ہوا ہے اس معاملے میں حضرت عمرؓ نے بہت اصرار کیا چونکہ حضرت ابو بکرؓ اپنے عمال اور فوجی افسران کو کبھی قید نہیں کرتے تھے اس لئے انہوں نے فرمایا اے عمر اس معاملے میں خاموشی اختیار کرو۔ خالد بن ولید سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے تم ان کے بارے میں ہر گز کچھ مت کہو اور حضرت ابو بکرؓ نے مالک کا خون بہا ادا کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے خط لکھ کر حضرت خالدؓ بن ولید کو آنے کا کہا، وہ آئے اور اُنہوں نے اِس واقعہ کی پوری تفصیل بیان کی اور معذرت چاہی، آپؓ نے اُن کی معذرت قبول کی۔

شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے مالک بن نُویرہ کے بارہ میں پوری تحقیق کی اور اِس نتیجہ پر پہنچے کہ خالدؓ بن ولید اُس کے قتل کے اِتہام میں بَری ہیں، آپؓ اِس سلسلہ میں حقائقِ امور سے دوسروں کی بہ نسبت بطورِ خلیفہ زیادہ واقف اور گہری نظر رکھتے تھے نیز آپؓ کا ایمان بھی سب پر بھاری تھا، خالدؓ کے ساتھ تعامل میں آپؓ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر رہے تھے۔

حضرت خالدؓ بن ولید کے متعلق ایک اور اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ آپؓ نے دورانِ جنگ اہلیہ مقتول اُمّ تمیم لیلیٰ بنت منہال سے شادی کی نیز عدت گزرنے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اِس اعتراض کے جواب میں بحوالہ حضرت شاہ عبد العزیز دہلویؒ بیان فرمایا ہے کہ دراصل یہ قصہ ہی من گھڑت ہے۔۔۔ مالک بن نُویرہ نے اِس عورت کو ایک عرصہ سے طلاق دے رکھی تھی اور اِس جاہلیت کی پائیداری میں اُسے یوں ہی گھر میں ڈال رکھا تھا، اِسی رسم جاہلیت کے توڑنے پر یہ آیتِ قرآنیہ نازل ہوئی تھی کہ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ (البقرة: 233) جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اِن کی عدت پوری ہو جائے تو اُنہیں روکے نہ رکھو۔ لہٰذا اس عورت کی عدت تو کب کی پوری ہو چکی تھی اور نکاح حلال ہو چکا تھا کیونکہ اس نے طلاق دے کر صرف اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔

حضرت خالدؓ بن ولید کی بنو حنیفہ کے مقابلہ کی غرض سے یمامہ روانگی کے بارہ میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے آپؓ کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ قبیلہ اسد، غطفان اور مالک بن نُویرہ وغیرہ سے فارغ ہو کر یمامہ کا رُخ کریں اور اِس کی بڑی تاکید کر رکھی تھی۔ شریکؓ بن عَبدہ کی روایت کے حوالہ سے مختصر تفصیلات پیش کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ جنگ یمامہ کی تفصیل اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آئندہ بیان ہو گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ